www.novelsclubb.com
خالص الفتیں
always.
ناولز کلب
از قلم عائشہ سُلیمان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خالص الفتیں

از قلم

عائشہ سلیمان

www.novelsclubb.com

السلام علیکم! یہ میری پہلی تحریر ہے امید ہے آپ سب کو پسند آئے گی۔ یہ ناول کا پانچواں اور چھٹا باب ہے۔اگر آپ نے ابھی تک پچھلے چار بار نہیں پڑھے تو انہیں پڑھ لیجئے اور پڑھنے کے بعد فیڈ بیک ضرور دیں۔

شکریہ۔

Chapter no 5 and 6

وہ چاروں باسل کو اس کے گھر چھوڑ کر اب گھر واپس آ چکے تھے۔امل تو اتنا تھک گئی تھی کہ آتے ساتھ ہی اندر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔ جبکہ حذیفہ ،زیان اور ریحام لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ مخملی گھاس کے اوپر کرسیاں اور میز موجود تھا۔ جس پر وہ براجمان تھے۔کچھ دیر بیٹھنے کے بعد زیان بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔اب وہاں پر صرف ریحام اور حذیفہ ہی موجود

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے۔دونوں کے درمیان ایک گہری خاموشی کا وقفہ آیا تھا۔نیلے آسمان کے کشادہ چادر پر سیاہی

۔کے قطرے پھیلتے جارہے تھے۔پھر اس خاموشی کو ریحام نے توڑا

۔وہ لڑکی کون تھی؟"چہرہ آسمان کی طرف کیے وہ سوال کر رہی تھی"

۔کون؟"وہ انجان بنا"

۔وہ یقیناً تصویر والی لڑکی کی بات کر رہی تھی

کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے بارے میں بات کر رہی ہوں؟اب وہ براہ راست اس کی

۔آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

میں مان ہی نہیں سکتا کہ تمہیں نہیں معلوم؟"حذیفہ نے چیلنجنگ انداز میں بھنویں اچکا کر"

۔کہا

ریحام نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ جتایا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ میں تمہارے منہ سے سننا

۔چاہتی ہوں

۔کلاس فیلو"حذیفہ کی جانب سے مختصر سا جواب ایا"

۔ریحام اب خاموش رہی

www.novelsclubb.com

یہ جس دن کی تصاویر ہیں اس دن ہم لوگ اچانک سے ملے تھے تو وہ مجھے اپنی منگنی کے بارے میں بتارہی تھی۔وہ ہماری ہی ایک کلاس فیلو کو پسند کرتی تھی اسی لیے میں بھی ذرا ایکسائیٹمینٹ میں اس سے بات کر رہا تھا البتہ وہ مجھے اپنی انگوٹھی دکھارہی تھی۔مجھے لگا وہ انگوٹھی بالکل ویسی ہے جیسے باسل نے امل کو دی تھی۔اس لیے میں اس کو ذرا غور سے دیکھ رہا تھا۔مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ سب ہو جائے گا۔خیر وہ تو میں معلوم کر ہی لوں گا کہ یہ آخر کس کا کام ہے۔تم پریشان مت ہو۔" وہ اس کا ہاتھ تھپتھپاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ریحام بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور اب وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ رہے تھے۔

وہ تصویر دیکھنے میں کچھ اس طرز کی دکھتی تھی کہ لڑکی خوشی خوشی اپنا ہاتھ دکھارہی ہے اور حذیفہ اس کا ہاتھ دیکھ رہا ہے۔البتہ اصل میں تصویر اس قدر کلوز نہیں تھی۔جتنا اسے فوٹوشاپ کرکے الگ زاویے سے دکھایا جارہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن کا سورج پورے آب و تاب سے چمک رہا تھا۔خان ہاؤس میں معمول کے مطابق ناشتہ تیار کیا جا رہا تھا۔ مگر آج ایک فرد کا اضافہ تھا اور وہ تھی ریحام۔

سب ناشتہ کر کے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔اس وقت ریحام اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔آج ریحام کو اس لڑکی سے ملنا تھا جس کا اسے میسج آیا تھا۔البتہ وہ سوچ رہی تھی کہ کہیں کوئی اسے ٹریپ تو نہیں کر رہا؟ کیونکہ وکیلوں کے تو ہزاروں دشمن ہوتے ہیں۔لہذا اس کے بھی تھے۔وکیل بننا ایک رسکی کام تھا۔ مگر اس نے یہ رسک لیا۔ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اس کا فون بجا اس نے دیکھا مہران صاحب کی کال تھی۔اس نے فون کان سے لگایا۔

جی مہران صاحب "سلام وغیرہ کے بعد اب وہ ان سے کال کیے جانے کی وجہ پوچھ رہی تھی"۔

دراصل جو آپ نے کام کہا تھا وہ میں نے کر دیا ہے مگر ابھی ابھی مجھے ان کلائنٹ کی کال آئی" ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ آکر آج ہی فائنل کر دیں انہیں ایک دو دن میں ملک سے باہر جانا ہے۔"مہران صاحب ریحام کو پریشانی سے صورتحال کے بارے میں بتا رہے تھے۔

مگر آپ خود دیکھیں مہران صاحب ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابھی میں یہاں بیٹھی ہوئی ہوں۔ آپ" ان کو کنونس کریں کہ میں اسلام آباد میں ہوں۔میں تو ایک دو دن تک آنے کا پلان بنا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہماری تو ایک ہفتے تک کی یہ بات ہوئی تھی نا کہ ابھی۔۔"اسے حقیقتاً غصہ بھی آرہا تھا مگر وہ اپنا غصہ دبا گئی۔

"میم میں نے تو انہیں کافی کنونس کیا ہے آپ آجائیں کیونکہ اگر وہ چلے گئے تو ایک سال تک ان کی واپسی نہیں ہو پائے گی۔"مہران صاحب ابھی بول رہے تھے۔

"ٹھیک ہے آپ انہیں پرسوں تک روک لیں میں کل آکر چیک کر لوں گی باقی صورتحال بھی وہاں آکر دیکھوں گی مگر یاد رکھیے گا، آپ نے کچھ بھی فائنل نہیں کرنا فائنل میں ہی کروں گی اگر مجھے کوئی خامی نہیں دکھی تو! البتہ آپ ان کی ذرا معلومات حاصل کریں کہ کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی فراڈ ہو جو اتنی جلدی یہاں سے نکلنا چاہ رہے ہیں۔"ریحام نے آنے کی حامی بھر کر ساتھ ہی انہیں باقی صورتحال پر بھی توجہ دلائی۔

"میم میں الریڈی پتہ کر چکا ہوں ایسا کچھ نہیں ہے وہ واقعی اپنی بیٹی کے علاج کی وجہ سے پریشان ہیں اس لیے وہ باہر جانا چاہتے ہیں علاج کے لیے۔"مہران صاحب نے تفصیلاً آگاہ کیا۔

"ٹھیک ہے پھر میں کل آتی ہوں۔"ریحام نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی۔

اب وہ اپنی فلائٹ بک کرنے کے بعد حذیفہ کو فون ملا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔ہاں ہیلو" دوسری طرف سے شاید حذیفہ نے کال اٹھالی تھی"

۔مجھے آج لاہور کے لیے نکلنا ہے۔" سلام وغیرہ کے بعد اس نے اپنا مدعا بیان کیا"

۔مگر آج؟ تمہارا تو آج جانے کا کوئی پلان نہیں تھا؟" حذیفہ حقیقتاً حیران ہوا"

تم آؤ تو میں پھر بتاتی ہوں۔" وہ اس سے فون پر بات کرتے کرتے اپنا سامان سمیٹنے لگی تا کہ اپنا"
۔بیگ پیک کر سکے

۔ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔" حذیفہ نے کہہ کر کال کاٹ دی"

---

www.novelsclubb.com

اس وقت دن کے تین بج رہے تھے۔ سب سے مل لینے کے بعد ریحام دانیال صاحب کے آفس جا کر ان سے ملی اور اب وہ دونوں ایئر پورٹ کی طرف روانہ تھے۔ البتہ سب نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر اس نے معذرت کر لی۔ حذیفہ گاڑی چلا رہا تھا اور ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ریحام ۔گاڑی سے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی

۔ویسے یہ کام اس قدر ضروری تو نہیں۔" حذیفہ گاڑی کا موڑ کاٹتا ہوا کہہ رہا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ضروری تو کچھ بھی نہیں یہ تو ہم اپنی سہولتوں کے لیے کرتے ہیں سب۔۔"ریحام کہہ رہی تھی۔

۔پھر بھی۔۔"حذیفہ نے بات ادھوری چھوڑ دی"

کیا یہ گاڑی ضروری ہے؟ نہیں نا حالانکہ ہم کیب بھی منگوا سکتے ہیں۔ مگر صرف اپنی سہولت" کے لیے ہم نے رکھی ہوئی ہے۔"اسے سمجھانا بیکار تھا حذیفہ کو یقین ہو چلا وہ بہت ضدی تھی ۔اسے اندازہ ہو رہا تھا

خیر میں تم سے نہیں جیت سکتا۔"وہ اعتراف کر رہا تھا۔ایسے جیسے اس نے ہتھیار ڈال دیے" ۔ہوں

۔جو بھی کہو"ریحام نے کندھے اچکا دیے"

ابھی دونوں میں سے کوئی کچھ کہتا ہے کہ ریحام کا فون بجا ریحام نے حیرت سے فون کو دیکھا ۔جہاں پر انسٹا گرام کی وائس کالنگ موجود تھی

اس نے چیک کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس سے ریحام نے آج ملنے جانا تھا۔وہ اپنی ۔پریشانی میں اپنی کمٹمنٹ تو بھول ہی گئی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اس نے کال کاٹ کر فوراً سے میسج کیا

ایکچولی ائی ایم سوری مجھے ارجنٹ لاہور کے لیے نکلنا پڑ رہا ہے۔اگر کوئی ضروری کام نہیں ہے تو"

.میں آپ سے اگلے ہفتے مل لوں گی۔"اس نے پیغام لکھ کر سینڈ کا بٹن دبا دیا

۔ٹھیک ہے مگر آپ اگلے ہفتے مجھ سے مل تو سکتی ہیں نا؟"وہ اب جیسے کنفرم کرنا چاہ رہی تھی"

جی ضرور میں آپ کو بتا دوں گی۔جب میں فری ہوں گی البتہ اگر میں بھول جاؤں تو آپ مجھے"

۔یاد کروا دیجیے گا۔"اس نے سینڈ کرتے اگلا جواب موصول ہونے سے پہلے ہی موبائل بند کر دیا

۔اب وہ پھر سے گاڑی سے باہر اسلام آباد کے حسین مناظر دیکھ رہی تھی

ہاں بتاؤ کیا بنا؟ قابو کر لو گے اس کو؟"درانی اپنے سامنے بیٹھے وجود سے مخاطب ہوا۔وہاں اس"

کھنڈر نما کمرے میں تین نفوس موجود تھے۔جہاں ایک عورت اور ایک مرد عرفان درانی کے

۔ساتھ کرسیوں پر موجود تھے

جب وہ اتنے عرصے سے میرے قابو میں نہیں آئی تو اب کیا آئے گی۔کوئی اور حل نکال"

۔لو۔"سامنے بیٹھے مرد نے ہتھیار ڈال دیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم سے ایک لڑکی قابو نہیں ہو سکتی؟ تف ہے تم پر، تم اسے چھوڑو کسی اور کو اس کام پہ "

لگاؤ۔"ساتھ بیٹھی عورت نے اس پر لعنت بھیجی اور پھر درانی سے مخاطب ہوئی۔

آپ کو یہ جتنا آسان لگ رہا ہے دراصل یہ ہے نہیں۔جب میر اشیر اس کو قابو نہیں کر سکا تو"

کوئی اور اسے کیسے قابو کرے گا۔"درانی نے سامنے بیٹھے مرد کی اہمیت جتائی۔وہ اس کا بھائی تھا

؟کوئی اسے انڈرسٹ میں کیسے کر سکتا تھا

تو پھر کوئی اور حل نکالو۔"وہ عورت جیسے ان کی ایک ہی بات سے اکتا گئی۔"

مسئلے کا حل تو ہے میرے پاس اگر آپ لوگوں کو مناسب لگے تو۔۔"سامنے بیٹھے مرد "

("شیر" درانی کے مطابق) نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

کیا!"درانی اور سامنے بیٹھی عورت نے یک زبان کہا۔"

تم لوگ اس کی چھوٹی بہن کو قابو کر لو اسے کسی طرح سے ٹریپ کر لو۔"سامنے بیٹھے آدمی نے "

مشورہ دیا۔

اس کی اس بات پر درانی اور سامنے بیٹھی عورت نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر عورت نے کچھ

سوچتے ہوئے حامی بھر لی۔

www.novelsclubb.com

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر اس کے لیے پھر کسی اور بندے کو کام پر لگانا پڑے گا کیونکہ تم تو اس سے عمر میں کافی بڑے ہو۔" وہ درانی کے ساتھ بیٹھے اس پینتیس سالہ مرد کو کہہ رہی تھی

تو ٹھیک ہے اس کام کے لیے جمال ایک قابل اور پر اعتماد بندہ ہے۔" درانی نے اپنے کسی قابل اعتبار بندے کا نام لیا۔

ٹھیک ہے مگر بہت احتیاط سے کیونکہ اگر کام ذرا سا بھی بگڑ گیا تو وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے۔" عورت نے تنبیہ لہجے میں کہا

ٹھیک ہے تو پھر تم جمال کو اس کام پہ لگاؤ۔" عورت نے درانی سے کہا"

اور ہاں وہ جو یونیورسٹی والے لڑکا لڑکی تھے ان کا کام کہاں تک پہنچا؟" عورت اب درانی سے مخاطب تھی۔

میری ان سے کل بات ہوئی تھی وہ بتا رہے تھے کہ وہ لڑکا لڑکی کے پیچھے پڑ گیا ہے اب آگے آپ بتائیں گی تو معاملہ آگے بڑھائیں گے۔" درانی نے اسے تفصیل اگاہ کیا۔ اس سارے معاملے میں ساتھ بیٹھا مرد خاموش تماشائی بنا بیٹھا تھا۔ اسے سگریٹ کس قدر طلب ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

مگر جانتا تھا اگر یہاں اس نے یہ غلطی کی تو وہ عورت کسی قسم کا لحاظ نہیں کرے گی۔اسی لیے اپنی طلب کو مارتا رہا۔

گریٹ !اس سے کہو جان چھڑوا لے اس سے۔اس طرح سے غائب ہو کہ اس کا نام و نشان بھی نہ ملے۔" وہ نئے پلان پر کام کرنے کا کہہ رہی تھی۔

میڈم میں آپ کے سارے کام کر رہا ہوں مگر بدلے میں آپ یاد رکھیے گا کہ مجھے جیل نہیں ہونی چاہیے۔" درانی نے اسے اپنا کام بھی یاد دلوایا۔

عورت سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

---

www.novelsclubb.com

یہ منظر اسلام آباد ایئرپورٹ کا تھا۔جہاں معمول کے مطابق چہل پہل تھی۔ہر کوئی اس دوڑ میں تھا کہ پہلے وہ اپنا کام کر لے اس سب میں اگر کوئی پرسکون تھا تو وہ ریحام تھی۔اس کی شخصیت میں یہ ٹھہراؤ ہمیشہ سے تو نہ تھا۔مگر وقت انسان کو بہت کچھ سکھا دیتا ہے۔اس وقت وہ بینچ پر بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ ہی حذیفہ براجمان تھا۔ابھی تک جانے کا وقت نہیں ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔اس لیے وہ وہیں پر موجود تھا۔دونوں اپنے اپنے فون میں مصروف تھے کہ اچانک اعلان ہوا۔ریحام اور حذیفہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے حذیفہ نے ہمیشہ اسے پک کیا تھا اسے ڈراپ کرنا کتنا مشکل تھا کوئی حذیفہ کے دل سے پوچھتا! اسی لیے وہ اپنی دلی کیفیت پر قابو پانے کے لیے فون میں مصروف رہا۔حذیفہ نے اسے بازو کے حصار میں لیا۔وہ جو اپنا فون بند کر کہ اپنے پرس میں ڈال رہی تھی چونک گئی۔پھر اس کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا یہ ریحام کی طرف سے پیش قدمی تھی وہ دونوں جانتے تھے۔وہ اتنا ہی کر سکتی تھی،حذیفہ کے لیے اتنا بھی بہت تھا کہ وہ اسے دھتکار نہیں رہی تھی۔پھر حذیفہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا "اللہ حافظ "جوابا ریحام نے بھی خدا حافظ کہا اور یہ وہ واحد لفظ تھا جو دونوں کے منہ سے نکلا تھا۔پھر وہ آگے کی طرف بڑھ گئی ۔اور وہ اسے اپنی نظروں سے اوجھل ہوتا ہوا دیکھتا رہا

کیا ہوا؟"اس کی دوست کے سامنے بیٹھی تھی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی پوچھنے " لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ابھی کچھ منٹ پہلے ہی آئی تھی اور اب اس سے کہہ رہی تھی کہ ریحام سے ملنے کی تیار کیوں نہیں ہوئی؟

یار اسے کوئی ضروری کام آگیا تھا وہ ارجنٹ لاہور چلی گئی ہے۔"زینیا نے مایوسی سے کہا"

.تو تم نے کہا نہیں کہ آپ نے مجھے وقت دیا تھا۔"اس کی دوست کہہ رہی تھی"

یار بتایا تو ہے اسے ارجنٹ کام تھا۔وہ کہہ رہی تھی اگلے ہفتے آؤں گی تو مل لینا۔"زینیا نے مایوسی سے کہا

۔تو تم خود لاہور چلی جاؤ"مشورہ آیا"

۔ماہین میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں"زینیا نے دانت کچکچائے"

www.novelsclubb.com

۔تو انکل آنٹی کو نہ بتاؤ نا یار!"ماہین اس کے چہرے کی اداسی دیکھ نہ سکی"

۔زینیا کی آنکھوں میں سوالیہ تاثر ابھرا

۔تم کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ میرے گھر رہ رہی ہو۔"ماہین نے حل پیش کیا"

۔تو کیا میں اکیلی جاؤں گی؟"زینیا نے بھنویں اچکا کر سوالیہ انداز میں پوچھا"

نہیں پورے اسلام آباد کو لے جانا۔ ظاہر سی بات ہے میں تو نہیں جاسکتی تم تمہیں خود ہی جانا"

۔ہو گا۔ مضبوط بنو۔"ماہین اس کی بات پر چڑھ کر آخر میں اس کا حوصلہ بڑھایا

۔کیا سوچ رہی ہو؟ ماہین نے اسے سوچ میں ڈوبے دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے میں جاؤں گی اور اب خود کے ساتھ کوئی ذیادتی نہیں ہونے دوں گی۔ آخر میں کب"

تک سوالیہ نشان بن کر رہوں گی؟ مجھے اپنے لیے اواز اٹھانا ہی پڑے گی۔ میرے پاس سارے

ثبوت ہیں اور میں جائز ہوں تو میں کیوں یہ سب کچھ برداشت کروں؟ زینیا کی آنکھوں میں نمی

۔ابھری

۔میری بہادر دوست"ماہین نے اس سے گلے لگا کر حوصلہ دیا"

مگر یہ جلد بازی کا کام نہیں ہے تم آرام سے کرنا۔"وہ اب اسے سمجھا رہی تھی کہ کہیں وہ جلد"

۔بازی کے چکر میں کچھ غلط نہ کر بیٹھے

۔زینیا نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کے پانچ بج رہے تھے شہر لاہور میں گاڑیوں کا شور ہر طرف تھا۔اپنی منزل پر پہنچنے کے لیے ہر کوئی بے تاب تھا۔ان میں سے گاڑی ریحام کی بھی تھی وہ اپنی گاڑی لاہور ایئرپورٹ پر پارک کر کے اسلام آباد جاتی تھی۔ لہذا اس وقت وہ اپنی گاڑی میں سوار لاہور کارش بیزاری سے دیکھ رہی تھی۔ابھی وہ بیزاری سے نظریں ادھر اُدھر گھمانے میں ہی مصروف تھی کہ اچانک ایک بائیک نے اسے پیچھے سے ٹکر ماری۔وہ جھنجھلا گئی،اور گاڑی سے باہر نکلی۔اس کا دماغ گھوم گیا۔اس کی من پسند گاڑی کو ٹکر ماری وہ کیسے برداشت کرتی۔

وہ اپنی چیزوں کو لے کر بے حد حساس تھی مگر اصل آنکھیں تو اس کی ڈینٹ دیکھ کر ابل پڑیں۔ اس نے نظریں اٹھا کر ٹکر مارنے والی بائیک کو دیکھا۔جس پر ایک دبلا پتلا سا لڑکا سوار تھا۔گوری رنگت جو کہ سورج کی روشنی میں دمک رہی تھی،معصوم نین نقوش کا حامل وہ لڑکا پر سکون تھا۔

یہ کیا ہے؟وہ یقیناً اپنے نقصان کا پوچھ رہی تھی۔بڑی مشکل سے اس نے تحمل انداز اپنایا۔

معذرت میڈم میں ذرا جلدی میں تھا۔"لڑکا معذرت خواہانہ انداز میں کہہ رہا تھا کیونکہ وہ" اسے پہچان چکا تھا۔ورنہ معذرت کرنے کے بجائے پیسے سامنے والے کے منہ پر مارتا اور آگے بڑھ جاتا،چاہے اس کے بعد اپنے پاس دس روپے بھی نہ بچیں۔

ریحام نے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھا اس کی معذرت کا وہ اچار ڈالتی۔

میں آپ کا نقصان بھر دیتا ہوں آپ مجھے بتادیں آپ کا کتنا نقصان ہوا ہے۔" اسے خاموش"

۔دیکھ کر لڑکے نے کہا

۔وہ اب اسے دیکھنے کے بجائے اپنی گاڑی کو دیکھ رہی تھی

کتنی تنخواہ ہے تمہاری؟" ریحام کی نظریں ابھی بھی گاڑی پر ہی تھیں۔ وہ یقیناً اس سے پہچان" چکی تھی اور اب اسی لیے پوچھ رہی تھی کہ آخر اتنی فراخ دلی وہ کیوں اپنا رہا ہے۔ جتنی اس کی

۔تنخواہ ہوگی تقریباً اتنا ہی یہ نقصان کی بھرپائی ہوگی

۔چالیس ہزار۔۔ بتاتے ہوئے اس کے چہرے پر کوئی ہچکچاہٹ یا شرمندگی نہیں تھی

۔ریحام نے حیرت سے اسے دیکھا

۔کتنے بڑے بے وقوف ہو تم" ریحام نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے کہا"

۔جی؟ وہ خود کو بے وقوف کہے جانے پر ریحام کی شکل دیکھ کر رہ گیا

۔کسی بھی راہ چلتے کو اپنی تنخواہ بتادیتے ہو؟" طنز میں ڈوبا سوال"

۔آپ تو۔۔" وہ جو کچھ کہنے لگا تھا کہ ریحام نے اس کی بات کاٹ دی"

۔میں تو؟ سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا کر سوال کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔آپ تو باس کی بیٹی ہیں اس لیے میں نے۔۔"اس نے بات ادھوری چھوڑ دی"

۔نام کیا ہے تمہارا؟تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے ریحام نے سوال کیا

۔اسامہ "بتاتے ہوئے اسامہ کے چہرے پر ناسمجھی کا تاثر ابھرا"

اسامہ صاحب آپ بہت ہی بے وقوف واقع ہوئے ہیں۔میرے باپ کی کمپنی تو گئی۔آپ تو" ان کے نظر آنے والے دوستوں کو بھی کمپنی کی ڈیٹیل ایسے دیں گے، جیسے وہ میرے باپ کے ۔واقعی دوست ہوں۔"وہ طنز ایسے کرتی تھی جیسے یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ ہو

۔اسامہ اس کے طنز کے آگے شرمندہ ہو گیا

میں تمہارے باس کی بیٹی ہوں باس نہیں سمجھے؟"ریحام نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال" ۔کر جتایا

یہاں لوگوں کو یہ بتاؤ کہ ہمیں پیاس لگی ہے،تو وہ ہم سے پانی چھین لیتے ہیں اور تم یہاں تنخواہ" بتا رہے ہو۔اگر سمجھدار ہو گے تو میری بات سمجھ جاؤ گے۔البتہ لگتے تو کہیں سے نہیں ہو۔"

۔ریحام بات کے اختتام پر بھی طنز کرنا نہیں بھولی

www.novelsclubb.com

خدا حافظ "ریحام گاڑیوں کو آگے بڑھتا دیکھ کر اپنی گاڑی میں سوار ہوئی اور گاڑی آگے بڑھا"

دی البتہ اسامہ وہیں کھڑا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔ اسے کیا ہو رہا تھا؟ وہ خاموش رہنے والوں

میں سے تو نہ تھا مگر ہر بار ریحام کے سامنے کچھ بول نہیں پاتا تھا۔ معلوم نہیں کون سا سحر پھونکتی

تھی وہ؟

شام کے چھ بج رہے تھے جب ریحام کی گاڑی مرزا ہاؤس میں آکر رکی ابھی وہ گاڑی سے نکل کر

گھر کے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک لاؤنج سے آواز آئی۔

بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ہمارے غریب خانے پر "آواز ماہا کی تھی۔ ریحام پہچان گئی۔ اس"

کے بہن بھائی بھی اس کی سنگت میں رہ رہ کر طنز کرنا سیکھ گئے تھے۔ وہ گہرا مسکرائی۔

بالکل میں نے سوچا لگا ہی لینا چاہیے ایک چکر۔ "وہ ڈھٹائی سے مسکرائی"۔

ارے آپ نے تکلف کیوں کیا آپ تو اسلام آباد رہتی ہیں۔ کبھی کبھی لاہور والوں کو شکل"

دکھاتی ہیں اسلام آباد والے زیادہ عزیز ہو گئے ہیں آپ کو۔" لہجے میں خفگی کا عنصر نمایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ارے اسلام آباد والوں کی اپنی جگہ لاہور والوں کی اپنی جگہ "ریحام نے اس کی خفگی دور کرنا

چاہی۔

!چلو مان جاؤ شاباش فون چاہیے نا وہ والا جو مجھے دکھایا تھا" ریحام اور اس کا شاہانہ انداز"

اچھا کیا یاد کریں گی معاف کیا۔" ماہا نے فون کا نام سنتے ہی فراخ دلی سے کہا"

ریحام نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

بالکل۔۔"اب ریحام ماہا کے گلے لگ رہی تھی"

اتنا بہن چارہ؟" غازان جو سیڑھیوں سے نیچے آرہا تھا بہنوں کو گلے لگا دیکھ کر تنگ کرنا اپنا فرض"

سمجھا۔

میرے خیال سے تم دونوں ہی بڑوں کو سلام کرنے کی تمیز بھول گئے ہو۔" ریحام نے اب"

محسوس کیا تھا کہ ماہا نے بھی سلام نہیں کیا تھا۔

معذرت میڈم السلام علیکم! ماہا اور غازان نے یک زبان سلام کیا۔

وعلیکم السلام! ریحام نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتے غازان کو گلے لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماما سو رہی ہیں اور پاپا ابھی تک آفس سے نہیں آئے۔" غازان نے اسے ادھر اُدھر نظر دوڑاتے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

اچھا تم ایک کام کرو کھانا لگوادو میں فریش ہو کر آتی ہوں۔" ریحام سنجیدگی سے کہتی اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ پیچھے غازان اور ماہا ایک دوسرے کو بے بسی سے دیکھ کر رہ گئے۔

صبح کا سورج شہر لاہور میں جگمگا رہا تھا۔ سورج کی کرنیں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ شہر لاہور کی سڑکیں شہر لاہور کی طرح زندہ دل تھیں۔ ہر طرف چہل پہل تھی۔ اسی طرح اگر ہم شہر کے ایک مشہور یونیورسٹی میں نظر دوڑائیں تو ہمیں ماہا شہریار مرزا جلد بازی میں چلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ابھی وہ تیزی سے قدم اٹھا ہی رہی تھی کہ اچانک کسی سے زوردار تصادم ہوا۔ اور یہ گئی اسائنمنٹ۔ جس کے لیے ماہا نے رات بھر محنت کی تھی۔ وہ کاغذ جگہ جگہ بکھر گئے تھے۔ اب معلوم نہیں وہ سارے کاغذ ملیں گے بھی یا نہیں؟ طالب علم جو کہ ادھر ادھر کھڑے تھے یہ منظر دیکھ کر دلچسپی سے اب ماہا کا ردعمل کا انتظار کر رہے تھے اور ماہا وہ تو صرف صدمے سے اپنی اسائنمنٹ دیکھ رہی تھی جس کے کاغذ جگہ جگہ پھیل گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ۔۔یہ کیا" وہ ابھی تک صدمے کی کیفیت میں بے ربط الفاظ منہ سے نکال رہی تھی۔

اسے صدمے میں دیکھ کر طلبہ اور دلچسپی سے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ لڑکا جس کا ٹکراؤ ماہا سے ہوا تھا۔ ہونک بنا اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔ یقیناً وہ جمال تھا۔ جسے اپنا کام سرانجام دینا تھا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ اس کے ہاتھ میں اسسائنمنٹ ہوگی جو اس طرح سے بکھر جائے گی۔ اس نے تو اپنا پرانا طریقہ (جو تسادم کر کے بات چیت کرنے والا) آزمایا تھا۔

"جاہل انسان یہ کیا کیا تم نے؟" یک دم وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

"معذرت میں نے دیکھا نہیں" ماہا کہ اس طرح چیخ کر کہنے پر وہ بھی ہوش میں لوٹا۔

"کیوں اندھے ہو؟" اسے حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا۔ ساری رات محنت کی تھی غصہ کیسے نہ آتا؟

وہ جواب دینے کے بجائے نیچے جھک کر کاغذ جمع کرنے لگا۔

ماہا کو اب رونا آنے لگا کاغذ پورے ملنا مشکل تھا لیکن اگر مل بھی جاتے تو کیا وہ اتنے صاف ہوتے جتنے پہلے تھے؟ اسے یکدم غصہ آگیا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی واپسی کے لیے قدم بڑھانے لگی۔ طلبہ جو دلچسپی سے اس کے رد عمل کا انتظار کر رہے تھے اسے جاتے دیکھ کر بدمزہ ہوئے۔ جبکہ جمال کو سمجھ نہ آئی کہ اب کیا کرے؟ ماہا جو کہ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اچانک اس کے دماغ میں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خیال آیا کہ آج غاذان بھی آیا تھا۔اس کا آخری سال تھا۔ویسے بھی وہ یونیورسٹی میں ماہا کے مقابلے کم ہی آتا تھا۔وہ تیزی سے غاذان کو فون ملانے لگی

"ہاں ماہا" دوسری طرف سے شاید فون اٹھالیا گیا تھا۔

"غازان میرے ڈیپارٹمنٹ آؤ ذرا۔۔" غازان اس کی بھرائی ہوئی آواز سن کر پریشان ہوا۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟" وہ جانتا تھا وہ ایسی ہی ہے نازک مزاج۔

"تم آؤ جلدی۔۔" کہتے ساتھ ماہا نے کال کاٹ دی اور اپنے آنسو اندر اتارنے لگی۔

اگلے سات سے اٹھ منٹ کے بعد غازان پھولی سانس کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا ہوا؟" اسے سیڑھیوں کے قریب پریشان کھڑا دیکھ کر غازان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میری اسائنمنٹ۔۔۔" اب وہ اسے ساری بات بتا رہی تھی۔

کون ہے وہ لڑکا؟اور ہے کہاں؟غاذان کو اس سے اتنی بے وقوفی کی امید نہیں تھی ایٹ لیسٹ اس سے باقی کے کاغذ تو اکٹھے کر لینے چاہیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے نہیں معلوم، میں نے پہلے نہیں دیکھا۔" بھائی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ غازان نے گہری سانس بھری۔ یہاں ریحام ہوتی تو اسے غازان کی طرح سنبھالنے کے بجائے دولگاتی۔

"چلو۔۔" غازان اب اس کا ہاتھ پکڑ کے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اب وہ دونوں اسی جگہ پہ پہنچ چکے تھے جہاں کاغذ بکھرے تھے۔ انہوں نے آس پاس پوچھا تو معلوم ہوا وہ لڑکا لائبریری کی طرف گیا۔ وہ دونوں لائبریری کی طرف بڑھ گئے۔ ابھی وہ دونوں لائبریری میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ماہا کو وہ سامنے ہی کھڑا نظر آیا۔

"وہ ہے۔۔" ماہا کے اشارے پر غازان ماہا کو لے کر اس کی طرف بڑھا۔

"ایکسکیوز می۔۔" غازان کے مخاطب کرنے پر وہ اس کی طرف مڑا۔

"جی؟" وہ اس کے پیچھے ماہا کو کھڑا دیکھ کر حیران ہوا مگر پھر خود کے تاثرات پر قابو پا کر جواب دیا۔

"میری بہن کی اسائنمنٹ؟" سوالیہ انداز میں صرف یہ چار الفاظ تھے جو غازان نے کہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی یہ رہے۔۔میں نے سارے کاغذ ڈھونڈ لیے ہیں۔" جمال نے اپنے ہاتھ میں پکڑے سارے کاغذ جو وہ فائل میں لگا چکا تھا اسے تھمائے۔

آئندہ میری بہن سے ٹکرانے سے احتیاط کرنا غاذان کو وہ شکل سے ہی کھٹکا۔ ریحام کے ساتھ کا نتیجہ تھا وہ بھی اس کے جیسا شکی مزاج ہو گیا تھا۔ وہ ایک دبلا پتلا اور دراز کا لڑکا تھا۔ شکل و صورت عام سی تھی اور لباس صاف ستھرا تھا مگر غاذان کو وہ پھر بھی ایک آنکھ نہ بھایا۔ کبھی کبھی ہمیں اللہ کی طرف سے سگنل ملتا ہے کہ یہ انسان ہمارے لیے اچھا نہیں ہے۔ اسے تنبیہ کرتے ہوئے غاذان ماہا کا بازو پکڑ کر باہر نکل گیا۔ پیچھے جمال پریشان ہو گیا اس کے لیے ماہا کو ٹریپ کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

اپنے لیے لڑنا سیکھو ماہا اگر کبھی زندگی میں میں تمہارے ساتھ نہ ہوا تو؟" باہر آتے ساتھ غازان نے اسے سمجھایا تو وہ روہانسی ہو کر اس کو دیکھنے لگی۔

چلو جاؤ اب شاباش" اسے رونی شکل بناتے دیکھ کر غازان نے پیار سے اس کا سر تھپتھپایا"۔

اسامہ اور موسی نے وہ ہوسٹل چھوڑ دیا تھا البتہ اسامہ نے وہ نوکری ابھی تک نہیں چھوڑی تھی۔ اس وقت وہ موسی اور عباس صاحب کے ساتھ ان کے گھر میں رہ رہا تھا جس سے انہوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے موسی اور اسامہ سے چھپا کر رکھا تھا۔ساری زندگی ان سے اپنی پہچان چھپاتے رہے۔

دراصل اسی لیے وہ ان دونوں کو بچپن سے ہاسٹل میں رکھتے آئے تھے تاکہ انہیں کسی چیز کا علم نہ ہو اور جب وہ دونوں چھٹیوں میں آتے اسی دن عباس صاحب اور ان کی زوجہ شہناز بیگم اسی چھوٹے گھر میں چلے جاتے،اور پھر دونوں کی چھٹیوں ختم ہونے تک وہیں رہتے۔وہ علاقہ ایسا تھا کہ لوگ کم ہی آپس میں ملتے تھے۔سو لہذا محلے سے بھی کسی سے معلوم ہونا ممکن نہ تھا اور محلے کے بچوں کے ساتھ بھی وہ نہیں کھیلتے کیونکہ وہ دو دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے کافی ہوتے تھے۔اسامہ کی ابھی تک جہانگیر ہاؤس جانے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔وہ جب کوشش کرتا ساری ہمت جواب دے جاتی۔ابھی وہ لاؤنج میں بیٹھا چائے سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اچانک موسی دھب سے اس کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوا۔

"ہاں بھئی کن خیالوں میں ہے تو آج کل؟"موسی نے اسے خیالوں میں گم دیکھ کر کہا۔

"کہیں نہیں.."اسامہ نے غائب دماغی سے جواب دیا۔

"تجھے محبت کا کیڑا تو نہیں کاٹ گیا؟"موسی کی شرارتی رگ پھڑکی۔

"بکواس نہ کر۔"اسامہ نے اسے ڈپٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں یہ سوچ رہاہوں کہ کل میرے باس کی بیٹی مجھے بے وقوف کہہ رہی تھی اسی بارے میں "

سوچ رہاہوں۔ میں بے وقوف تو نہیں ہوں وہ تو میں بس۔۔۔۔" ابھی وہ اپنی بات مری مکمل

۔کرتا کہ موسی نے اس کی بات اچک لی

۔بے وقوف۔۔" موسی اسے شرارتی نظروں سے دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا"

۔میری سنے گا؟" اسامہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا"

ہاں ہاں بول۔۔" موسیٰ اب شرافت سے منہ بند کر کے بیٹھ گیا البتہ آنکھوں میں باقاعدہ"

۔شرارت تھی

اس نے مجھے بے وقوف اس لیے کہا کیونکہ۔۔۔" اب وہ اسے ساری بات بتار ہا تھا اور موسی"

۔ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا

۔تو تجھے خود عقل نہیں ہے۔" موسی ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا"

یار تم خود اسے دیکھو گے نہ تمہارے ساتھ بھی یہی ہو گا۔اس کی شخصیت ہی ایسی ہے ایسی "

۔رعبدار ہے۔" اسامہ کہہ رہا تھا اور موسی محظوظ ہو رہا تھا

!ویسے دکھنے میں کیسی تھی؟" وہی موسی کی شرارتی عادت"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیاری تھی مگر تیکھی بہت ہے۔۔"اسامہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر موسی دل ہی دل"

۔میں محظوظ ہو رہا تھا

"۔۔مجھے لگتا ہے"

کیا لگتا ہے ؟"ابھی موسی کچھ کہتا کہ اسامہ نے اس کی بات اچک لی جانتا تھا کوئی نہ کوئی فضول"

۔بات ہی کرے گا

۔کچھ نہیں"اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے موسی نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی"

مگر یار وہ وکیل ہے شاید اس لیے بھی اسے لوگوں کو اپنی بات میں الجھانا اور سحر تاری کرنا جانتی"

۔ہے۔"اسامہ کھوئے کھوئے انداز میں کہہ رہا تھا

عمر کیا ہے ؟"اسامہ کو اس قدر کھوئے انداز میں دیکھ کر موسی اس لڑکی کے بارے میں جاننے"

۔میں دلچسپی ہوئی

۔معلوم نہیں۔۔"وہی کھویا کھویا انداز"

شادی شدہ ہے ؟"یہ سوال کرتے ہیں موسی ہچکچایا مگر اسامہ کے دل کا حال جاننے کے لیے یہ"

۔ضروری تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اس سوال پر اسامہ چونکا

معلوم نہیں۔۔"اب وہ الجھن زدہ انداز میں کہہ رہا تھا۔" مگر شادی شدہ لڑکیاں اتنی آزادی"

۔سے تو نہیں گھومتیں۔"اب وہ جیسے وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔موسی سمجھ گیا

تو معلوم کرو"موسی نے کہا"

۔کیوں ؟وہی الجھن زدہ سوال

اپنے آپ سے پوچھو۔"یہ کہہ کر موسی کچن کی طرف بڑھ گیا۔پیچھے سے اسامہ کے تاثرات"

پریشان کن تھے۔اسامہ سوچ رہا تھا کہ کیا ہوا اگر وہ واقعی شادی شدہ ہوئی تو؟تو کیا پھر اس کی

زندگی میں محبت بھی نہیں ہو گی ؟ابھی وہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے دل نے نفی کی ہو سکتا

ہے ایسا کچھ نہ ہو یہ صرف ایک برا خیال ہو۔موسی اس کے دل کا حال سے واقف ہو گیا اور اس

۔سب گفتگو کے بعد تو وہ خود بھی شاید اپنی کیفیت کا اندازہ لگا رہا تھا

صبح سویرے کا وقت تھا۔سورج اپنا دیدار کروا رہا تھا۔روشنیوں اور کھلکھلاہٹوں سے بھرپور صبح

کا آغاز ہوا۔حذیفہ کل رات ہی دیر سے لاہور لوٹا تھا۔اس وقت وہ اپنے کمرے میں خواب و

خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔یہ گھر حذیفہ کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔یہ گھر اس نے اپنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محنت سے بنوایا تھا۔حذیفہ جو بزنس یہاں سنبھال رہا تھا،وہ دانیال خان کے ہی کاروبار کی دوسری شاخ تھی۔جسے انہوں نے اچھے وقتوں میں پروان چڑھایا تھا۔جس کی بنیاد آج سے دس سال پہلے دانیال خان نے رکھی تھی۔وہ اپنی ابتدائی چار سال دونوں برانچز(اسلام اباد اور لاہور والی) خود ہی سنبھالتے رہے۔حذیفہ کی تعلیم کی وجہ سے انہوں نے کبھی بھی اسے تنگ نہیں کیا تھا۔ وہ اسے خود ہی دیکھتے رہے تھے۔لہذا وہ پندرہ دن لاہور اور پندرہ دن اسلام آباد میں گزارا کرتے تھے۔مگر حذیفہ ایک احساس کرنے والی اولاد تھا۔وہ خود لاہور والی برانچ سنبھالنا چاہتا تھا۔باپ کو اس عمر میں خوار ہوتا اور سفر کرتا وہ نہیں دیکھ پاتا تھا مگر ناقص علم کی وجہ سے وہ مجبور تھا لہذا ابھی لاہور کی برانچ کو شروع کیے چھ مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ اس نے باپ سے کہہ کر کام سیکھنے کو ترجیح دی البتہ دانیال خان راضی نا تھے۔مگر اس کے اس قدر ضد پر مان گئے۔مگر کام سیکھنے کی اجازت صرف چار گھنٹے تھی۔شام پانچ بجے گھر اور پھر اسے دونوں جگہوں کے کام کو بھی دیکھنا ہوتا۔کبھی کبھی وہ تھک جاتا تو باپ کو دیکھ کر خود ہی حوصلہ اور ہمت بڑھ جاتی۔آج یہ سب اس کی محنت کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ آج اس مقام پر تھا۔تقریبا دس بجے اس کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ جب بھی اسلام آباد سے لوٹتا تھا،اس دن تاخیر سے آفس جاتا تھا۔صاف رنگت والے ہاتھوں سے اس نے اپنی بھوری آنکھیں مسلیں اور پھر ہاتھ بھورے بالوں تک گئے جو پیشانی کو سلامی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیش کر رہے تھے۔اس کے چہرہ ہمیشہ ایک نرم مسکراہٹ لیے ہوا ہوتا تھا۔ابھی بھی وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ کمبل خود سے ہٹاتا بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔یہ کمرہ نہایت خوبصورت اور جدید طرز کا بنا ہوا تھا کمرے کے وسط میں بیڈ جبکہ بیڈ کے بائیں جانب بالکنی اس کے جس میں چند پودے نفاست سے لگے تھے۔جبکہ دائیں جانب ڈریسنگ روم اور اس کے ساتھ ہی باتھ روم کا دروازہ کھلتا تھا۔یہ کمرہ اسلام آباد والے گھر سے کچھ کشادہ تھا۔مگر کمرے دونوں ہی شاندار تھے۔اب وہ ننگے پاؤں بالکنی میں آکھڑا ہوا اور پھولوں کو انگلیوں کی پوروں سے چھو کر ان کی نرمی کو محسوس کرنے لگا۔اب وہ پانی ڈالنے کے لیے بوتل اٹھا چکا تھا اور اب خوشگوار موڈ میں پودوں کو پانی دے کر آفس جانے کی تیاری کرنے لگا۔آفس پہنچتے ساتھ ہی وہ کام میں مگن ہو گیا۔وہ بہت نرم اور دیمے مزاج کا آدمی تھا مگر جب اسے غصہ آتا تو پھر وہ دیکھنے لائق ہوتا۔ابھی وہ اپنے کام میں ہی مگن تھا کہ اچانک دروازہ ناک ہوا اور عابد صاحب کمرے میں داخل ہوئے

۔جی عابد صاحب؟" حذیفہ نے انہیں دیکھتے ہوئے سوال کیا"

سر دراصل میم کا پیچھا عرفان درانی ہی کروا رہا ہے مگر۔۔"عابد صاحب نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

۔مگر؟" حذیفہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا"

www.novelsclubb.com

سر میم نے پچھلے دنوں کوئی پارٹی اٹینڈ کی تھی۔وہاں وہ کسی آدمی سے ملیں تھیں۔ معلومات" حاصل کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ وہ شاہنواز امیر نامی بندہ ہے۔ فٹیج میں نے ساری نکلوالی ہے۔ مگر سر پریشانی کی بات یہ ہے کہ عرفان درانی کے ساتھ اسے ایک دو بار دیکھا جاچکا ہے اسی لیے مجھے یہ بھی درانی کی کوئی نئی چال لگ رہی ہے۔ باقی آپ کی تصاویر کیسے اور کیوں لی گئیں تھیں؟ اس کا ابھی تک کوئی سراخ نہیں ملا۔ مگر یہ تو طے ہے کہ وہ کام درانی کا نہیں ہے۔ لیکن سر مجھے نہیں لگتا درانی اکیلا یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ مجھے اس شاہنواز نامی بندے پر بھی شک ہے۔ مگر یہ صرف ایک مہرا لگتا ہے۔"عابد صاحب اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو چکے تھے۔ جبکہ حذیفہ کے تاثرات وہ پڑھ نہ سکے۔اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

ٹھیک ہے وہ فٹیج آپ مجھے دے دیں اور خفیہ طور پر گارڈز کو ریحام کی حفاظت کے لیے رکھوا" دیں۔ مگر یاد رکھیے گا اسے معلوم نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی درانی کے بندوں کو علم ہونا چاہیے اور درانی پر بھی نظر رکھوائیں۔"اپنی بات کے اختتام پر حذیفہ نے ان کے ہاتھ سے فٹیج کی پین ڈرائیو لے لی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی سر۔۔"عابد صاحب تابداری سے سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ان کے کمرے سے نکلتے ہی اضافہ کے تاثرات عجیب انداز میں ڈھلے۔پہلی بار وہ شدید غصے میں دکھ رہا ۔تھا

ماہا اس وقت یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بینچ پر بیٹھی کسی سبق کا رٹا لگا رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر سامنے اٹھی اور پلٹنے سے انکاری ہوئی۔اس کا منہ حیرت سے کھل گیا سامنے ہی تین چار لڑکے عجیب سا حلیہ اپنائے ہوئے تھے۔لمبے بال اور عجیب گنڈوں والا حلیہ اپنایا ہوا تھا۔مٹک مٹک کر چلتے وہ لوگوں کی نظروں کے حصار میں آرہے تھے۔غور کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ اس کے وہی کلاس فیلوز ہیں جو آئے دن مختلف شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔اور وہ اپنا سبق بھول کر ۔اب ان کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی کہ اچانک ان میں سے ایک اس کی طرف بڑھا

۔ہائے اللہ ماہا اتنے پیار سے نہ دیکھو نظر لگ جائے گی۔۔"وہ لڑکا شرارت سے کہہ رہا تھا"

۔اف اللہ رویام یہ کیا بنے ہوئے ہو تم؟اس کی بات پر ماہا ہنستے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی"

۔اف ڈارلنگ تم بھی نا۔۔"اب اس کی بات سن کر دوسرے لڑکے نے ہاتھ جھلایا"

"۔۔داور کے بچے میں تمہارا چہرہ بگاڑ دوں گی خبر دار جو مجھے اس واحیات نام سے پکارا تو"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

داور کا مزاج ہی ایسا تھا وہ اکثر اس نام سے لڑکے لڑکیاں دونوں کو مخاطب کرتا مگر ماہا چڑ جاتی تھی۔

ماہا کی اپنی کلاس میں سب سے اچھی بنتی تھی یہ لڑکے بھی شرارتی ضرور تھے۔ مگر بد تمیز نہیں تھے۔ تبھی ماہا آرام سے ان سے بات کر رہی تھی

"سویٹ ہارٹ تمہارا بھائی کہاں ہے؟ آیا نہیں آج؟" اتنے میں جو دو لڑکے دور کھڑے تھے۔ اب وہ اسی طرف آ گئے اور ان میں سے ایک اس سے مخاطب ہوا

"روحا تم؟"

"ڈارلنگ میں بھی ہوں"

"دانین تم بھی؟" وہ حیرت سے چیخ پڑی جنہیں وہ دور سے علی اور احمد (داور شرارتی لڑکے جو اکثر ان کے ساتھ پائے جاتے تھے) سمجھ رہی تھی وہ دانین اور روحا نکلیں۔

"لو اسے صدمہ ہو گیا ہے اب بتا بھی چکو کہاں ہے تمہارا ہینڈسم بھائی؟" روحا بیزاری سے بولی۔

"وہ تو نہیں آیا آج، مگر تم دونوں۔۔" وہ ابھی تک بے یقین تھی۔

بڑا ہی بے مروت انسان ہے۔ ہفتے میں ایک مرتبہ شکل دکھا کر غائب ہو جاتا ہے۔" روحانے

۔آہ بھری

۔ارے تم تو اپنا منہ بند کرو چلو ماہا اٹھو" رویام نے اس کو اٹھانا چاہا"

؟مگر کہاں

پرینک کرتے ہیں یار کسی کے ساتھ، یہاں تو سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ ویسے بھی تم کب سے "

دانت نکال رہی ہو۔ چلو پارکنگ میں چلتے ہیں۔ تم ڈرنے کی ایکٹنگ کرنا۔ پھر دیکھتے ہیں کون

۔تمہاری مدد کرتا ہے۔" رویام کہہ رہا تھا

اب وہ پورا ٹولا پارکنگ میں موجود تھا اور ماہا ایسے اداکاری کر رہی تھی جیسے کوئی ماہر اداکارہ ہو۔ وہاں پر کئی لڑکے لڑکیاں موجود تھے۔ کچھ دلچسپی سے انہیں دیکھ رہے تھے تو کچھ پریشانی سے، کوئی ویڈیو بنا رہا تھا، تو کوئی تماشہ دیکھنے میں مصروف تھا۔ اتنے میں جمال وہاں آتا ہوا نظر آیا۔ اس نے دیکھا وہاں کوئی ماہا کو تنگ کر رہا ہے۔ اسے اس سے اچھا موقع نہ ملا ماہا کی نظروں میں ہیرو بننے کا اور اپنا کام نکلوانے کا۔ وہ فوراً سے ان پانچوں کی طرف بڑھا۔ ماہا کا چہرہ دوسری طرف تھا۔ وہ نہیں دیکھ پا رہی تھی کون اس کی مدد کرنے کے لیے ادھر آ رہا ہے جبکہ وہ دانین کے اشارے پر وہ اپنی ایکٹنگ اچھی کرتی ہوئی تیزی سے رونا شروع کر چکی تھی۔ اتنے میں روحا نے جان بوجھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر اپنا ہاتھ ماہا کو پکڑنے کے لیے بڑھایا کہ جمال نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے اسے دھکا دیا وہ منہ کے بل گر پڑی اور اچانک ایک چیخ نما آواز کے منہ سے نکلی۔وہ چاروں پریشانی سے اس کی طرف بڑھے۔منہ کے بل گرنے کی وجہ سے اس کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔اس کا خون دیکھ کر چاروں ہی پریشان ہو گئے۔اچانک رویام کھڑا ہو گیا اور جمال کے منہ پر مکہ دے مارا کہ اس کا ہونٹ پھٹ گیا۔دانین اور رااور روحا کو کھڑا کر کے گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ۔تاکہ ڈاکٹر کے پاس لے جائیں اچانک ماہا کی نظر جمال پڑی جس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا دفع کرواسے چلو روحا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں۔"ماہا نے حقارت سے اسے دیکھتے ہوئے" داور کا بازو ہلایا۔وہ دونوں قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھتے گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔جمال نے شرمندگی سے کسی کو بھی دیکھے بغیر قدم آگے کی طرف بڑھائے

www.novelsclubb.com

اس واقعے کی خبر درانی کو ہو چکی تھی۔لہذا درانی نے اسے یونیورسٹی سے نکلنے کا کہا کہ اگر اب اس نے کوئی ایسا قدم اٹھایا تو ہو سکتا ہے کہ ماہا یا اس کے ساتھی اس کی شکایت لگا دیں اور ان کے لیے ۔مشکل ہو جائے

آج جمعرات کا دن تھا۔لاہور کی سڑکوں میں معمول کی طرح چہل پہل تھی۔آج ریحام کو کسی ضروری کام کے لیے نکلنا تھا۔لہذا آج ریحام پوری دلجمی سے تیار ہوئی تھی۔کالی سکرٹ کے اوپر سرمئی رنگ کی شرٹ زیب تن کیے وہ بے تحاشہ خوبصورت لگ رہی تھی۔اس وقت وہ مہران صاحب کے ساتھ لاہور کے ایک مشہور اور معروف علاقے میں موجود تھی۔جہاں ۔بڑے بڑے گھر نمایاں تھے۔جس میں سے ایک عالی شان گھر کا وہ اندر سے نظارہ کر رہی تھی

جی تو کیسا لگا آپ کو گھر ؟"سامنے کھڑے آدمی نے پوچھا۔اس کے ساتھ اس کا وکیل بھی" ؟موجود تھا اور ریحام کو بھلا وکیل کی کیا ضرورت

گھر بہت خوبصورت ہے جمشید صاحب ! باقی چیزیں تو سب تیار ہی ہیں تو کیوں نہ پیپر ورک کر" ۔لیا جائے ؟ریحام نے خوش دلی سے کہا

۔جی ضرور"سامنے کھڑے آدمی (جمشید صاحب) نے بھی جواباحامی بھری"

۔تقریبا ایک گھنٹے کے اندر اندر ساری کاروائی مکمل کر کے وہ دونوں پارٹیاں مطمئن تھیں

بہت بہت مبارک ہو آپ کو میں مس مرزا !"جمشید صاحب اب اسے گھر کی مبارکباد پیش کر" ۔رہے تھے اور ساتھ ہی چابی اس کی طرف بڑھا رہے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شکریہ مسٹر جمشید۔۔میں دعا کروں گی اللہ آپ کی اور آپ کی بیٹی کے لیے آسانی کرے۔"وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

آمین چلیں اب ہم چلتے ہیں"وہ کہہ کر گھر سے باہر کی طرف بڑھ گئے۔"

اب جمشید صاحب اور ان کے وکیل گھر سے باہر نکل رہے تھے۔ریحام نے مہران صاحب کو کام سنبھالنے کا کہا اور انہیں رخصت کیا۔اس وقت وہ نم آنکھوں سے اپنے گھر جس کو اس نے اپنی محنت سے خریدا تھا،اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔اچانک اسے حذیفہ کا خیال آیا۔حذیفہ وہ واحد شخص تھا،جسے معلوم تھا کہ ریحام اسلام آباد سے لاہور گھر فائنل کرنے کے لیے اتنی جلد بازی میں آئی ہے۔اس نے خوشی سے فون اٹھایا اور اسے کال ملائی۔

ہیلو کہاں ہو تم؟"ریحام کے لہجے کی خوشی اور بے قراری حزیفہ نے آج سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔

آفس"اس نے حیرت سے نکلتے جواب دیا۔"

میں تمہیں لوکیشن سینڈ کر رہی ہوں وہاں آؤ۔"کہتے ساتھ اس نے کال کاٹ دی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن۔۔"حزیفہ جو کچھ کہنے لگا تھا۔اس کی کال کاٹنے پر فون کو حیرت سے دیکھ کر رہ گیا۔وہ" اس کی ادھوری بات کر کے کال کاٹنے والی عادت پر بہت تنگ تھا۔ مگر لوکیشن دیکھ کر جیسے اس کچھ کچھ اندازہ ہو گیا کہ وہ اسے کیوں بلا رہی ہے۔اب وہ آفس سے نکل کر گاڑی لوکیشن کی طرف ڈال چکا تھا

مگر راستے سے مٹھائی، پھول اور کچھ تحائف لینا نہیں بھولا۔اب وہ لوکیشن پر پہنچ کر اسے فون ملا رہا تھا کیونکہ ریحام نے اسے گھر کا ایڈریس سینڈ نہیں کیا تھا

اس کی کال دیکھ کر ریحام نے بے تابی سے فون اٹھایا۔"یار میں پہنچ گیا ہوں۔ تم کہاں ہو؟"وہ بھی جان بوجھ کر انجان بنا۔

کہاں ہو تم؟"ریحام کے پوچھنے پر اس نے جگہ بتائی"۔

اچھا تم رکو میں آ رہی ہوں۔"کہتے ساتھ اس نے کال کاٹ دی اور گھر سے باہر قدم بڑھائے۔" وہ گیٹ پر کھڑی تھی اور اسے دور سے حذیفہ نظر آیا۔اس نے ہاتھ ہلایا تو وہ گاڑی اس طرف لے آیا جس گھر کے باہر وہ کھڑی تھی۔اب وہ گاڑی سے نکل رہا تھا گھر پر ایک نظر ڈالتے اس نے ریحام کے چہرے پہ ایک نظر دوڑائی جو خوشی سے تمتما رہا تھا۔وہ بھی نرم مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرح بڑھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت بہت مبارک ہو۔۔"اب وہ اسے گلے لگا رہا تھا۔حذیفہ کی بڑی خواہش تھی کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح اس سے گلے ملے، جو عموما شرماتی وغیرہ تھیں۔ مگر یہ ریحام تھی اس سے اس سب کی توقع رکھنا بیکار تھا۔

خیر مبارک "اب وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو رہے تھے"۔

چلو اندر چلیں "ریحام نے اسے اندر چلنے کا کہا"۔

رکو "اب وہ گاڑی میں سے ایک گلاب کا بکے اور مٹھائی نکال کر اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔ جسے" اس نے شکریہ کہتے ہوئے پکڑ لیا۔خود حذیفہ نے باقی تحائف ہاتھ میں پکڑ لیے۔

وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ رہے تھے۔اندر آتے ساتھ ریحام مٹھائی کا ڈبہ کھول رہی تھی۔اب وہ ایک گلاب جامن اپنے منہ میں ڈال رہی تھی اور ساتھ ہی دوسرا اور پھر تیسرا۔حذیفہ نے اسے دیکھتے ہوئے گلا کھنگارا کہ میں بھی ہوں۔اس کے گلا کھنگارنے پر ریحام ہوش کی دنیا میں لوٹی اور مٹھائی کا ڈبہ اس کی طرف بڑھایا۔وہ جھینپ گئی۔

حذیفہ مٹھائی کا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈال رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت چائے یا کافی تو میں تمہیں پلا نہیں سکتی۔ لہذا میں کھانا آرڈر کر دیتی ہوں۔" اب وہ کھانا آرڈر کر رہی تھی۔

تم نے باقی سب کو نہیں بلایا؟" حذیفہ نے اس کے گھر والوں کو نا پا کر پوچھا"۔

نہیں۔۔ آج بتادوں گی انہیں بھی"، ریحام نے عام سے لہجے میں کہا"۔

حذیفہ چونکا" تو تمہارے گھر میں کسی کو نہیں معلوم؟" حذیفہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں میرا دل نہیں کیا آج بتادوں گی۔ میں کام مکمل ہونے پر سب کو بتانے کو ترجیح دیتی ہوں۔"

اس کا لہجہ حزیفہ کو عجیب لگا۔ مگر اس نے بات کو مزید نہیں کریدا۔ اب وہ یقینا کھانا کھا کر گھر دیکھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

www.novelsclubb.com

آسمان پر سیاہی کے قطرے پھیلتے جا رہے تھے۔ ریحام ابھی ابھی گھر پہنچی تھی۔ لاونج میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ وہ سب کو یہ خبر کھانے کی میز پر دینا چاہتی تھی اور کھانا تقریبا لگنے ہی والا تھا۔ اس لیے وہ کمرے میں فریش ہونے چل دی۔ دس منٹ کے بعد کھانے کی میز پر سب

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موجود تھے۔ریحام نے مشترکہ سلام کیا اور کرسی سنبھال لی۔کھانا کھاتے ہوئے دس منٹ ہی گزرے تھے کہ ریحام نے گلا کھنگارا۔

میں نے اپنے لیے ایک گھر خرید اہے۔اگر آپ لوگ دیکھنا چاہیں تو کل میرے ساتھ چل سکتے ہیں۔"اس نے بغیر کسی کا نام لیے مشترکہ اطلاع دی۔اس کے غیر متوقع بات پر سب ہی چونکے۔

۔آپی کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گی؟"سوال ماہا کی طرف سے آیا تھا"

"؟کیوں اب میں نے گھر خرید لیا ہے تو کیا اب مجھے نکالنا چاہتے ہو"

اس نے ہنستے ہوئے بغیر کسی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔مگر اس ہنسی میں استہزائیہ سوال سب جان چکے تھے۔

مطلب نہیں جائیں گی؟"ماہا نے پھر سے پوچھا۔باقی سب خاموشی سے اس کی طرف متوجہ تھے۔"

۔نہیں"یک لفظی جواب کے بعد خاموشی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مبارک ہو کل ہم چلیں گے تمہارے ساتھ۔" مرزا صاحب نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے منہ تھپتھپایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

مبارک ہو آپی!" غازان نے بہن کو بازو کے گھیرے میں لے کر مبارکباد دی"۔

ویسے یہ سب خریدنے کی کیا ضرورت تھی؟" رقیہ بیگم نے سر جھٹکا"۔

وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی۔ وہ اس کی کامیابی پر خوش نہیں ہو سکتی تھیں تو جھوٹے منہ ہی مبارک باد دے دیتیں۔ مگر انہوں نے تو یہ بھی گوارا نہیں کیا۔

زیان آج یونیورسٹی آیا تو ثنا آج بھی نہیں آئی تھی۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے نہیں آرہی تھی۔ زیان نے اس کے دوستوں سے معلوم کیا مگر کسی کو کوئی خبر نہیں تھی۔ وہ ویسے بھی ہفتے میں دو سے تین بار ہی آتی تھی۔ مگر پورا ہفتہ وہ کبھی بھی چھٹی نہیں کرتی تھی۔ زیان پریشان ہو گیا کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا؟ یا ہو سکتا ہے وہ بیمار ہو۔ وہ اس کے لیے ایک اچھے دوست جیسی اہمیت رکھتی تھی اور وہ جلد اس رشتے کو آگے بھی بڑھانے والے تھے۔ مگر محبت؟ وہ زیان اس کے لیے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ اس نے پریشانی سے یونیورسٹی میں ہی اسے کالز ملائیں، میسجز کیے مگر کوئی جواب نہیں آیا زیان یکدم پریشان ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر پھر بھی اس کے لیے دعا گو تھا۔وہ جہاں ہو خیریت سے ہو اس کے پاس نہ ہی اس کے گھر کا پتہ تھا اور نہ ہی گھر کا نمبر، آج اسے اپنی بے وقوفی کا اندازہ ہو رہا تھا۔وہ گھر چلا گیا مگر کافی دیر تک پریشان رہا۔پھر شام کو اسے ایک ثنا کی طرف سے ایک میل موصول ہوئی۔اس نے بے تابی سے اسے کھولا مگر اس کے اندر لکھی تحریر پڑھ کر یکدم اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک ہو گیا۔

"ہیلو زیان!"

"میں ثنا بات کر رہی ہوں۔میرے بابا نے مجھے اور ماما کو امریکہ اپنے پاس بلا لیا ہے اور وہاں پر اب وہ میری شادی کسی لڑکے سے کر رہے ہیں، جسے بابا نے پسند کیا ہے۔میں چاہ کر بھی انہیں تمہارے لیے کنوینس نہیں کر پا رہی۔اس لیے اب میں وہیں رہوں گی تم مجھے بھول جاؤ میں بھی تمہیں بھولنے کی کوشش کروں گی۔"

خدا حافظ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ چند فقروں پر لکھی تحریر تھی۔ جس سے زیان کو سب سمجھ آگیا کہ ثنا اس کے ساتھ ٹائم پاس کر رہی تھی۔ وہ بچہ نہیں تھا جو لفظوں کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ اس نے نہ کوئی جواب دیا اور نہ سوال مانگا۔ وہ بس خاموش ہو گیا تھا۔ زیان کی اس کے ساتھ کوئی بھی دلی وابستگی نہ تھی مگر پھر بھی۔۔ دل نے کہا ایک دفعہ اس سے سوال کرو مگر اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو ڈپٹ دیا کہ

"کیا زیان ہاشم خان کا معیار اس قدر گر گیا ہے کہ وہ جانے والوں کا ہاتھ تھامتا؟"

جو ہم سے دور جانا چاہتے ہیں۔ انہیں روکنا نہیں چاہیے کیونکہ ان کا دل ہم سے پہلے ہی دور جا چکا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ تو دنیا کا دستور ہے مخلص لوگوں کو دھوکے ہی ملتے ہیں۔ اس سب کے بعد وہ دو ہفتوں تک خاموش ہو گیا تھا۔ وہ یہ حقیقت ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا تھا کہ ایک لڑکی اسے استعمال کر چکی ہے۔ مگر پھر اس نے محسوس کیا کہ اس کے گھر والے اس سب کو محسوس کر رہے ہیں۔ اس کی شخصیت پر بھی اثر پڑ رہا تھا۔ رافعہ بیگم اور دانیان خان نے کئی مرتبہ پوچھنے کی کوشش کی مگر کوئی جواب نہ پا کر انہوں نے حذیفہ سے کہا کہ وہ زیان سے بات کرے حذیفہ نے اس سے کچھ بھی پوچھنے کے بجائے اسے یہ احساس دلایا کہ " غم کوئی بھی ہو آپ کو اسے لوگوں کو نہیں دکھانا۔ تمہارا غم لوگوں کو چیخ چیخ کر تمہاری کیفیت کے بارے میں بتا رہا ہے۔ جس کے بدلے میں زیان نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ حذیفہ نے اس کی ساری بات کے اختتام پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بس اس سے یہی سمجھایا تھا کہ "کوئی بھی شخص ہمارے لیے اتنا اہم نہیں ہونا چاہیے کہ اس کے جانے کے بعد ہماری شخصیت پر اثر پڑے۔" حذیفہ کے سمجھانے پر وہ کافی حد تک سنبھل گیا تھا اور گھر والوں کو بھی مطمئن کیا تھا۔ مگر اس نے حذیفہ کو سب کچھ گھر والوں کو بتانے سے منع کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے حذیفہ خاموش ہو گیا تھا

تقریبا ایک مہینہ گزر چکا تھا اس سب کو ریحام کیس پر کام کر رہی تھی۔ درانی کے کیس کو تقریبا چار مہینے گزر چکے تھے اور دو پیشیاں بھی وہ بھگتا چکی تھی اس پیشی میں اسے ہر حال میں گواہوں کو پیش کرنا تھا۔ ورنہ کیس درانی کے حق میں جا رہا تھا۔ کیونکہ آج اس کا وکیل ایری چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ اور بے بنیاد الزام اقراء (درانی کی بیوی) پر لگا چکا تھا۔ جبکہ درانی کو دوسری پیشی کے بعد حراست میں لے لیا گیا تھا۔ البتہ ابھی کچھ بھی ثابت ہونے سے پہلے ٹاچر سے دور رکھا تھا۔ اسے حراست میں دو ہفتے ہو چکے تھے۔ ریحام نے گھر کی سکیورٹی بڑھا دی تھی۔ ماہا اور غاذان کو یونیورسٹی جانے کی اجازت نہیں تھی۔ خود وہ گارڈز کا استعمال کر رہی تھی۔ رقیہ بیگم کو بھی کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عرصہ گھر میں رہنے کے لیے کہا گیا تھا۔اور یہ سب مرزا صاحب کی سخت ہدایات تھی کہ وہ ۔جانتے تھے وہ ریحام کو پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔لہذا انہیں ہی کچھ کرنا تھا

آج ریحام کی اقرا سے ڈیٹیل میں میٹنگ تھی۔اس وقت ریحام، مینجر کے ساتھ موجود تھی اور ساتھ ہی سیکرٹری بھی موجود تھی۔سامنے ہی اقرا(درانی کی بیوی) بھی موجود تھی۔اس کے ساتھ ایک مرد اور دو عورتیں بھی موجود تھیں۔جنہیں گواہی دینے کے لیے مشکل سے راضی کیا گیا تھا۔ان کے گھر کی حفاظت کی ذمہ داری ریحام اور اقراء بخوبی نبھا رہے تھے۔ریحام نے یہ کام حذیفہ کے ذمے سونپا تھا۔جسے وہ بخوبی نبھا رہا تھا۔یہ یقیناً درانی کے ملازم تھے۔جو اس ۔واقعے کے وقت ادھر موجود تھے

جی تو مس اقراء آپ کا کہنا ہے کہ یہ تینوں اس وقت اس گھر میں موجود تھے؟اتنے بڑے گھر" میں صرف تین ملازم موجود تھے؟اس نے بھنویں اچکا کر سوالیہ نظروں سے اقراء کو دیکھتے ہوئے سوال کیا جو ایک باہمت عورت اور ماں تھی۔وہ ایک تیس سال کی خوبصورت عورت اور ۔آٹھ سالہ بچی کی ماں تھی

نہیں"اقرا نے جواباً کہا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت وہاں دس گارڈز اور چار ملازم اور بھی موجود تھے۔ مگر واقعے کو دیکھنے والوں میں سے" صرف سات ملازم موجود تھے۔ جس میں سے گواہی کے طور پر راضی ہونے والے یہ تین ۔ہیں۔"اقرا نے تفصیلاً آگاہ کیا

ٹھیک ہے میں آپ سب کو تفصیلاً سب سمجھا دیتی ہوں۔ مگر اس سے پہلے مجھے اپ سب سے" "۔کچھ سوال کرنے ہیں

۔اب ان سے سوال کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ انہیں کچھ سمجھاتی جا رہی تھی

آج یکم جولائی تھی آج کورٹ کی پیشی تھی سب کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی کہ کیا فیصلہ کیا جائے گا؟ کمرہ عدالت میں آج شاہنواز کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ تھی۔ معلوم کرنے پر علم ہوا کہ وہ درانی کا بھائی ہے "شاہنواز امیر درانی" ریحام نے نفرت اور حقارت سے نظریں پھیر لیں۔اسے دوغلے لوگوں سے نفرت تھی۔اس وقت کمرہ عدالت میں گہری خاموشی تھی۔ سوئی بھی گرتی تو اس کی آواز بھی ماحول میں ارتعاش پیدا کرتی۔ کہ اچانک جج صاحب کی آواز نے اس خاموشی ۔کو توڑا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمام ثبوتوں اور گواہوں کے مطابق مجرم عرفان درانی کو ازدواجی عصمت کے جرم میں دس" سال عمر قید سنائی جاتی ہے اور بچی کی ذمہداری محترمہ اقراء بیگم کو سونپی جاتی ہے۔"جج صاحب کی آواز ریحام،اقراءاور کئی لوگوں کے لیے ٹھنڈک بن کر ان کے کانوں میں اتری تو درانی اور اس کے ساتھیوں کے لیے جیسے کوئی پگلا ہوا سیسہ۔جج صاحب اب کمرہ عدالت سے نکل رہے تھے اور باقی سب لوگ کھڑے ہو چکے تھے وہ بھی آہستہ آہستہ کر کے باہر نکل رہے تھے کہ ریحام نے اقراء کو مبارکباد دی اور کمرہ عدالت سے نکلنے لگی کہ شاہنواز کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

تم نے اچھا نہیں کیا بدلہ تو تمہیں چکانا پڑے گا۔" وہ حقارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا" اور ریحام پر سکون کھڑی تھی۔

ویٹنگ۔۔"یک لفظی جواب کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔یہ سب اس کے لیے ایک معمولی سی" بات تھی۔

یہ خبر شاہنواز،اور عرفان درانی کے لیے ایک صور تھا۔اس عورت (جس نے انہیں تسلی دی تھی۔وہ اس کا ساتھ دے گی،اس سے کچھ نہیں ہونے دی گی ابھی بھی یہی کہہ رہی تھی کہ وہ

www.novelsclubb.com

اسے باہر نکلوانے میں مدد کرے گی). جبکہ درانی اور شاہنواز جانتا تھا یہ صرف بہلاوا ہے۔ فیصلہ ہائی کورٹ کی طرف سے آیا ہے۔ لہذا شاہنواز خود ہی اپنے دماغ میں کچھ نہ کچھ بن رہا تھا۔

ریحام کی گاڑی سڑک پر تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک گاڑی میں ریحام کے فون کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا۔ فون اٹھا کر اس نے کان سے لگایا۔

"کامیابی مبارک مادام!" فون سے حذیفہ کی خوشگوار آواز ابھری۔

"خیر مبارک مسٹر خان!" ریحام نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"ہاہا۔۔" حزیفہ اس کے انداز پر قہقا لگا گیا۔

"آج میں ٹریٹ لوں گا" حذیفہ کہہ رہا تھا۔

"ضرور۔۔ ابھی میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں رات کو گھر آجانا ٹھیک ہے؟"

"ڈن تم آرام کرو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ حافظ "اب وہ فون رکھ چکی تھی کہ اچانک اس کا فون بجا.اس نے غیر شناسہ نمبر دیکھ کر کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھالی۔

"السلام علیکم! فون سے کسی لڑکی کی آواز ابھری۔

وعلیکم السلام!" ریحام نے سنجیدگی سے جواب دیا۔" دراصل میں نے آپ سے ایک مہینہ پہلے رابطہ کیا تھا۔ مگر ہم مل نہیں سکے مجھے آپ سے اسلام آباد میں ملنا تھا۔ مگر خیر، میں لاہور آئی ہوئی ہوں میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔" زینیا نے حوالہ دیا۔

"جی جی۔۔ میں پہچان گئی ہوں" ریحام یقیناً اسے پہچان گئی تھی۔

"معذرت میں کسی کیس میں مصروف تھی۔" ریحام نے معذرت خواہ خانہ انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔۔ کیا ہم آج مل سکتے ہیں؟"

"جی ضرور میں آپ کو لوکیشن سینڈ کر دیتی ہوں۔" ریحام نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی۔

کچھ دیر بعد اب وہ اس جگہ پر داخل ہو رہی تھی جہاں اسے اس لڑکی سے ملاقات کرنی تھی۔

ریحام نے اس نمبر پر دوبارہ فون ملایا اور پھر بات کرتے کرتے اس کے کپڑوں کا رنگ پوچھ کر اس جگہ پہ پہنچی جہاں وہ کرسی پر بیٹھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک دراز قد اور خوش شکل لڑکی تھی۔ مگر اس کے نقوش۔۔ وہ ایسے لگتے تھے جیسے ریحام نے اسے کہیں دیکھا ہو۔ ریحام نے بغور اسے دیکھا۔

"السلام علیکم!" ریحام نے اس کے قریب پہنچ کر سلام کیا۔ زینیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وعلیکم السلام!" وہ دونوں مصافحہ کر کے اپنی اپنی کرسی سنبھال رہی تھیں۔ ریحام کو اس کے نقوش قریب سے دیکھنے پر گھبراہٹ ہونے لگی۔

"میں نے آپ سے انسٹا گرام پر کئی دفعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر ممکن نہ ہو سکا لہذا مجھے آپ کا نمبر حاصل کرنا پڑا۔ جس میں کافی وقت لگا اور کچھ اپنی مصروفیات بھی تھیں۔" وہ سچ کہہ رہی تھی وہ جب اس سے ملنے کی کوشش کرنے لگتی کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ نہیں مل پاتی تھی۔

"معذرت" یک لفظی جواب مگر چہرے پہ کوئی شرمندگی نہیں تھی۔

آپ کا تعارف؟ ریحام نے خود ہی سوال کیا۔

"زینیا شہریار مرزا!" صرف یہ تین الفاظ زینیا کے منہ سے نکلے تھے اور ریحام کہ حلق سے زبان کھینچ گئے۔ وہ بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

یہ میری اور ڈیڈی کی ڈی این اے رپورٹ ہے۔ یہ ہماری کچھ تصاویر اور یہ ممی اور ڈیڈی کا" نکاح نامہ، میں ان کی جائز اولاد ہوں اور میں اسلام آباد میں رہتی ہوں۔ ڈیڈی اور ممی میرے ساتھ نہیں رہتے میں نے بچپن سے ملازموں کے پاس ہی زندگی گزاری ہے۔" وہ تمام ثبوت ریحام کے سامنے کھول کر رکھتی ہوئی کہہ رہی تھی اور ریحام؟ وہ جیسے بے جان مورت بنی بیٹھی تھی۔ اسے سب یاد آنے لگا اس کا باپ کیوں اسلام آباد کے چکر لگاتا تھا۔ اسے اس لڑکی کے نقوش دیکھے دیکھے کیوں لگے۔ لیکن اسے اندازہ اب ہوا اس کا ڈر سچ ثابت ہوا تھا

میں جمیلہ ہاشم خان کی بیٹی ہوں آپ کی پھپھو ساس۔" وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ کہہ رہی" تھی اور ریحام کو لگا جیسے اس کے سر پر ساتوں آسمان ایک ساتھ آ گرے ہیں۔ اس کی زبان کو قفل اور آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ ثبوت اس کے سامنے تھے مگر دماغ ماننے سے انکاری تھا اور سب سے بڑا ثبوت تو زینیا خود تھی جس کے نقوش جمیلہ اور شہریار مرزا سے اس قدر مماثلت رکھتے تھے کہ اس کا دم گھٹنے لگا۔ اس نے ہمت مجمع کر کے بڑی مشکل سے ثبوتوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ نکاح نامہ آج سے اکیس سال پہلے کا تھا۔ اب وہ تصویریں دیکھ رہی تھی بمشکل دو تصاویر تھی جس میں وہ تینوں موجود تھے۔ اس کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں بھر دیں۔ اسے سب یاد آنے لگا۔ جو شاید نہیں آنا چاہیے تھا۔ اس کی آنکھیں جنونی حد تک لال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انگارہ ہو گئیں۔زینیا جو کہ اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی اس کی لال انگارہ آنکھیں دیکھ کر خوف محسوس ہوا۔ریحام کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا ہو۔اس کو اپنے سر میں ٹیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور آہستہ آہستہ یہ درد بھڑنے لگا۔بڑی مشکل سے ہمت مجمع کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

میرے ساتھ چلو"اس نے خود کو کہتے سنا۔زینیا غیر متوقع بات پر گھبرا گئی"۔

چلو!"وہ سرد آواز میں کہتی ہے اس کی کلائی پکڑ کر باہر نکل گئی۔زینیا کو اس کی آنکھوں سے" خوف آنے لگا۔اسے لگا اس نے ادھر آ کر غلطی کر دی ہے۔اسے وہ کوئی پاگل محسوس ہو رہی تھی۔کیس جیتنے کی خوشی؟کون سی خوشی؟اس کے سر پر پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔مگر اس بار وہ یہ اذیت اکیلے نہیں جھیلے گی۔

سر کا درد اسے پاگل کرنے لگا۔زینیا کو گاڑی میں بٹھا کر وہ خود گاڑی میں بیٹھ رہی تھی چلنا مشکل ہو گیا۔مگر آج نہیں۔۔آج اسے جواب چاہیے تھا۔کیوں؟آخر کیوں؟آخر کار گاڑی اپنی منزل پر آ کر رکی۔اس وقت رات کے آٹھ بج رہے تھے وہ کیس پانچ بجے مکمل کر کے فارغ ہوئی تھی اور تقریباً ساڑھے چھ بجے تک اس کی خوشی غارت ہو چکی تھی اس کی خوشی کا کیا؟صرف اتنی سی خوشی؟وہ گاڑی سے اتری۔گھوم کر زینیا کو باہر نکالا اور اب وہ اسے گھسیٹتے ہوئے گھر کے اندر کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرف بڑھ رہی تھی۔گھر کے اندر سے مختلف آوازیں آرہی تھیں جیسے کوئی مہمان اندر موجود ہو مگر آج فرق کسے پڑھتا تھا؟اس نے لاؤنج کے دروازے کے پاس اس کی کلائی چھوڑی اور خود اندر کی طرف بڑھ گئی۔ جہاں اس کا باپ، بھائی، شوہر، ماں، بہن اور سسرال کا ہر فرد موجود تھا۔ مگر نہیں تھی تو اس کی سوتیلی ماں نہیں تھی۔زینیا کو اس نے دروازے کے قریب ہی چھوڑ دیا تھا ۔مگر اس طرح کہ وہ کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ریحام نے قدم آگے کی طرف بڑھائے

۔ارے آپی آپ آگئی۔۔"ماہا کی اس پر نظر پڑی تو وہ خوشی سے چہکی"

آپی ہم سب نے سوچا ہم آپ کو سرپرائز دیں۔"ماہا کہہ رہی تھی سب اس کی طرف خوشی سے" دیکھ رہے تھے۔ مگر اس کے چہرے پر غیر معمولی خاموشی اور سنجیدی پر سب اسے پریشان نظروں سے دیکھنے لگے۔"میری سوتیلی ماں کو نہیں بلوایا مرزا صاحب آپ نے؟"وہ طنزیہ نظروں سے مرزا صاحب کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔اس کی بات پر سب الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھنے لگے۔ جبکہ مرزا صاحب کی زبان تو جیسے تالو چپک چکی تھی۔کوئی اور سمجھے نہ سمجھے وہ ۔سمجھ چکے تھے

چلیں کوئی بات نہیں سوتیلی ماں نہ صحیح سوتیلی بہن ہی صحیح "ریحام نے ان کی حیران کن" ۔نظروں میں دیکھتے ہوئے کہا مرزا صاحب نے نظریں چرائیں

۔نام نہیں بتائیں گے؟طنزیہ سوال کرتے وہ انہیں کہہ رہی تھی"

کیا کہہ رہی ہو ریحام کھل کر کہو۔۔۔حزیفہ نے الجھن بھرے انداز میں کہا۔حزیفہ کو وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

آؤ آؤ تم ملو گے میری سوتیلی بہن سے؟بلکہ میری سوتیلی ماں سے تم تو ملتے ہی رہتے ہو میری" سوتیلی بہن سے ملو۔اب وہ حذیفہ کی طرف مڑی۔

۔کیا کہہ رہی ہو ریحام؟"وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا"

۔ابھی بتاتی ہوں"کہتے ساتھ ہی وہ زینیا کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے آئی"

لو ملو تمہاری سالی اور کزن!"ریحام کہہ رہی تھی اور سب کے چہروں پر الجھن جبکہ مرزا" صاحب کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

کیا ہو گیا ریحام ٹھیک سے بتاؤ"حزیفہ جھنجھلایا۔بلکہ دماغ تو ریحام کا بھی گھوم رہا تھا۔سر درد" شدت اختیار کر گیا تھا۔

یہ تمہاری پھپھو جمیلہ ہاشم خان اور میرے باپ شہریار مرزا کی اکلوتی اولاد ہے۔"زینیا شہریار" مرزا"زیان جو زینیا کو یہاں دیکھ کر ہی بے یقین تھا اور اب یہ انکشاف؟وہ حیرت سے پھٹی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں سے کبھی زینیا کو دیکھتا تو کبھی ریحام کو۔زینیا کا چہرہ سپاٹ اور گردن اٹھی ہوئی تھی اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔وہ کیوں سر جھکاتی؟ جبکہ سب حیرت اور بے یقینی سے مرزا صاحب کو دیکھتے تو کبھی زینیا کو۔ریحام اب سارے ثبوت حذیفہ کی طرف بڑھا رہی تھی۔سب اپنی جگہ پر بے یقین کھڑے تھے جبکہ دانیال خان کی آنکھوں میں دکھ تھا ان کی بہن نے اس عمر میں ان کی کمر توڑ دی تھی۔ساری زندگی جب وہ کہتے آئے تو شادی سے وہ انکاری رہیں اور اس عمر میں یہ ۔صرف سامنے آنا۔۔اور رقیہ بیگم؟ وہ تو بے یقین تھیں۔ساری زندگی کا یہ صلہ ملا تھا کیا یہ تھی عورت کی زندگی؟ ساری زندگی عورت ایک مرد کے لیے خود کو سنبھالتی رہے اور مرد باہر منہ مارتا پھرے۔دنیا سے چھپ کر شادیاں رچاتا پھرے۔ایسے مرد کمزور ہوتے ہیں۔وہ کسی ایک کے نہیں ہو سکتے اور ایسے مردوں سے جڑیں عورتیں بہت مضبوط ہوتی ہیں۔جیسے ریحام تھی، جیسے زینیا تھی۔کمزور مرد مضبوط عورتیں پروان چڑھاتے ہیں۔انہیں معلوم ہوتا ۔ہے انہیں اپنے لیے خود ہی لڑنا پڑے گا

"۔۔اتنا چھپانے کی کیا ضرورت تھی مرزا صاحب جائز اولاد ہی تھی نا آپ کی یا پھر ناجا"

ابھی ریحام اپنی بات مکمل کرتی کہ ایک تھپڑ سے اس کا دماغ سنسنا اٹھا۔تھپڑ اتنا شدید نہیں تھا مگر اس کی تاثیر بہت شدید تھی۔ریحام پر ہاتھ اٹھانے پر سب نے اپنے لب بھینچ لیے۔حزیفہ نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کے تھپڑ مارنے پر ریحام کو اپنے قریب کر لیا اور عجیب بے تاثر نظروں سے مرزا صاحب کو دیکھنے لگا۔

اپنی بکواس بند کرو یہ میری جائز اولاد ہے۔" انہوں نے زینیا کی طرف اشارہ کیا۔ زینیا کی" آنکھیں ویران تھیں۔ بچپن سے اب تک دیا ہی کیا تھا انہوں نے ایک پہچان تک تو دے نا سکے۔ ریحام نے بے یقینی سے ان کو دیکھا اب وہ اس پر ہاتھ بھی اٹھائیں گے؟ صرف اس لیے کہ وہ خاموش ہو جائے؟ وہ کس کس کی زبان پکڑیں گے؟ اس کی آنکھوں میں پہلے بے یقینی، پھر تلخی اور پھر اذیت ابھری۔ حذیفہ جو اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسے اپنے بازو کے حصار میں لے لیا۔ وہ سمجھ سکتا تھا اس وقت اس پر کیا گزر رہی ہو گی۔ زینیا نے بغور ان دونوں کو دیکھا اور پھر باقی سب کو، سب کے پاس کوئی نہ کوئی موجود تھا۔ ریحام کے پاس حذیفہ، رقیہ بیگم کے پاس ماہا اور غازان، دانیال صاحب کے پاس وہی یونیورسٹی والا لڑکا اور رافعہ بیگم کے ساتھ امل موجود تھی۔ سب کو کوئی نہ کوئی سنبھال رہا تھا۔ اس کے پاس کون تھا؟ وہ تو خالی ہاتھ تھی۔ اس کے پاس ایسا کوئی نہ تھا جو اسے سنبھالتا۔ دانیال خان جو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہے تھے۔ اس کی نظروں کے مفہوم کو سمجھتے اس کی طرف بڑھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹا ادھر آؤ؟میں تمہارا ماموں ہوں۔"انہوں نے پیار سے پچکارا۔زینیا کچھ جھجھک کر آگے کی طرف بڑھی۔انہوں نے خود ہی اسے بازو کے گھیرے میں لے لیا۔اس سب میں اس بچی کا کیا قصور تھا؟سب ایک دوسرے سے نظریں چراتے ہوئے بے یقین تھے۔ریحام نے یکدم حذیفہ کا حصار توڑا۔

"کسی ایک کے ساتھ تو مخلص رہتے مرزا صاحب!نہ ہم تینوں کو ہمارا بچپن دے سکے،نہ ہی اس بیچاری کو،اس کا کیا قصور تھا؟جسے دنیا کے سامنے آپ نام بھی نہ دے سکے۔آپ جیسا باپ ہم چاروں ڈیزرو نہیں کرتے تھے۔خدا آپ جیسا انسان کسی کی زندگی میں نہ رکھے۔"اذیت سے کہتی وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔مرزا صاحب کا چہرہ اہانت کے زیر اثر لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔

حزیفہ ریحام کے پیچھے گیا اسے ریحام نارمل نہیں لگ رہی تھی۔اوپر آتے ساتھ اس نے اپنی ضروری اشیاء پیک کرنا شروع کیں۔سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔جسم میں جان بالکل بھی نہیں بچی تھی۔

"کیا کر رہی ہو ریحام؟"حزیفہ اسے اس طرح سامان پیک کرتے دیکھ اس کے قریب آیا۔وہ بیڈ پر بیگ رکھے اس میں سامان ڈال رہی تھی۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا۔"اس کا لہجہ لڑکھڑایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔۔مگر ریحام"

خبر دار !"حزیفہ نے کچھ کہنا چاہا کہ ریحام نے سختی سے ٹوک دیا۔وہ سامان اٹھائے اب نیچے کی" ۔طرف بڑھ رہی تھی۔حذیفہ اس کے پیچھے ہی بھاگا

سب جواب تک وہیں پر لاؤنج میں بے یقین کھڑے تھے۔ریحام کو بیگ پکڑ کر نیچے اترتا دیکھ کر حیران ہوئے۔مرزا صاحب نے بے تاثر نظروں سے اسے دیکھا۔کوئی اسے روکنے کی کوشش ۔نہیں کر رہا تھا کسی میں اتنی ہمت نہ پڑی،سب اپنی اپنی جگہ پر سکتے میں تھے

ریحام پورچ میں گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس نے گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے جسم سے جان رفتہ رفتہ نکل رہی ہے۔اس کا سانس پھولنے لگا۔حذیفہ جو اس کے پیچھے یہ آیا تھا اس کی حالت دیکھ کر اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لے کر اسے دوسری سیٹ پر بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔وہ جانتا تھا وہ ۔اس وقت کہاں جائے گی

ریحام نے گاڑی کی سیٹ کے ساتھ پشت ٹکالی۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔حذیفہ پریشانی سے کبھی ڈرائیو گاڑی ڈرائیو کرتا تو کبھی اس کے چہرے کے تاثر دیکھتا اچانک حذیفہ کی نظر اس پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پڑی تو جیسے حذیفہ کو لگا اس کی آنکھوں میں کسی نے مرچیں بھر دیں۔اس نے کبھی ریحام کو ۔روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔اس کی بند آنکھوں سے گرم سیال ابل رہا تھا

ریحام!"حزیفہ نے اس کا نام لیا مگر کوئی جواب نہ آیا۔"ریحام!"اس نے گاڑی روکی اور ایک" مرتبہ پھر اس اسے پکارا مگر جواب نہ پا کر کئی بار اسے پکارا مگر وہ جواب نہیں دے رہی تھی۔اس کے کانوں میں حذیفہ کی بار بار آواز پڑ رہی تھی۔مگر وہ چاہ کر بھی اپنی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔وہ اسے جھنجوڑ رہا تھا۔وہ اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر سکتی تھی۔اس کی آواز اپنے کانوں میں محسوس کر سکتی تھی۔مگر آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔اس کا ذہن تاریکی میں ۔ڈوبنے لگا اور یک دم سب ساکت ہو گیا

www.novelsclubb.com

۔۔۔جاری ہے